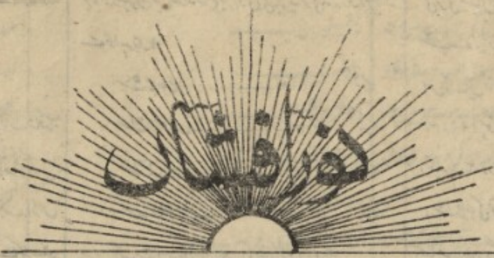






قیمت سالیانہ بلا محصول عیؔ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ سہ محصول

نمبر ۳۹ جلد ۱۱ | لودیانہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۳ع | قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

گلدستۂ اخبار

امیر کابل ہرات کے جانیکی طیاریاں کر رہا ہی = چین اور فرانس میں صلح کی بابت بات چیت ہو رہی ہی = قاہرہ اور اسکندریہ میں ہیضہ نمودار ہونے لگا = خبر آئی ہی کہ ہرات سے دو روسی قندھار کیطرف روانہ ہوئے ہیں = لنڈن میں ایک فرقہ امیر کابل کو وظیفہ دینے کے لئے راضی ہی اور دوسرا فرقہ اراض اور سخت مخالف ہی = ہنگری میں بڑا بھاری فساد برپا ہو رہا ہی = انام سے خبر آئی ہی کہ فرانس کی فوج ۵ گھنٹہ تک کالے جھنڈے والوں سے جنگ کرتی رہی اور شکست کھا کر بھاگ گئی = گجرات کے ڈپٹی کمشنر نے بیماری کی سختی کے باعث خودکشی کی ہی = چین و فرانس میں جو جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں اُس سے بمبئی کے تجارت پیشہ لوگ بڑی حیرانی میں ہیں = کلکتہ میں ایک پندرہ سالہ بیوہ نے ایک ۱۸ سالہ مرد کے ساتھ شادی کی ہی = روسی اخبارات نے اسپر بڑا اعتراض کیا ہی کہ کیوں انگریزوں نے امیر کابل کو ۱۲ لاکھ روپیہ دیا ہی = خبر ہی کہ یکم جنوری ۱۸۸۴ع سے ریلوے پولیس موقوف کیجاویگی = مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب کو سرکار انگریزی کیطرف سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ ملتا ہی = کشمیر میں مہاراجہ صاحب بہادر حضور گورنر جنرل ہند کی رونق افروزی کیلئے بڑی بڑی تیاریاں کر رہے ہیں = حکومت ہند کے ذمہ اسوقت ۹۳ کروڑ روپیہ قرضہ کا ہی = امیر کابل نے شنواری قیدیوں کو ترکستان کی طرف روانہ کر دیا ہی = سلطان روم نے انگریزوں سے جزیرہ سائپرس طلب کیا تھا اسپر انگریزوں نے جواب دیا ہی کہ یہ جزیرہ اب تم کو واپس نہیں ملسکتا ہی = جنگ مصر کے تمغے انگریزی اور دیسی سپاہیوں کو عنقریب ملینگے = جمبہ کے راجہ سوجیت سنگھ صاحب آجکل فرانس میں موجود ہیں اور اپنے دعوی ریاست کی بابت دوبارہ تجویز کر رہے ہیں = فرانس کی عام رائے چین سے جنگ کرنیکی مخالف ہی = بمبئی بینک کا صراف ۰۴ ہزار روپیہ غبن کرنیکے جرم میں ماخوذ ہوا ہی = اسٹریا کی تجارت صوبہ بوسینیا تک پھیل گئی ہی = امیر کابل کا ایجنٹ ہندوستان سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ لیگیا ہی = ہانگ کانگ سے چینیوں نے بلوہ کر کے یورپینوں کو نکال دیا ہی = فرقہ شنواری کی طرف سے ایک پیغام امیر کابل کے پاس بدیں مضمون پہونچا ہی کہ یا تو ہمارے قیدی چھوڑ دو ورنہ جلال آباد پر ہم پھر حملہ کرینگے = حاکم لالپورہ کے پاس غلزیوں کا ایک قاصد پہونچا ہی وہ کہتا ہی کہ تم ہمارے ساتھ ہو کر امیر کابل سے جنگ کرو = تبت سے روسی سفارت اپنا کام کر کے روانہ ہو گئی ہی = بخارا میں روس کی جنگی فوج مرو کی روانگی کے لئے پہونچی ہی = لداخ کا تجارتی مال امسال پنجاب میں نہیں آئیگا = پنجاب کے اکثر اعلی حکام نے البرٹ بل کی مخالفت کی ہی = شاہ ایران نے ایوب خان کو اپنی فوج سے ہزار سپاہی دیدیئے ہیں = خیوا کا گورنر ایوب خان کو کہتا ہی کہ اب امیر کابل انگریزوں سے ملگیا ہی اور ہم اُس سے سخت ناراض اگر تم کابل پر حملہ کرو تو میں تمہارا معاون ہوں = آفریدیوں کا فرقہ جو درہ کوہاٹ کی طرف رہتا ہی محصول نمک سے پھر انحراف کرتا جاتا ہی = سردار محمد حسن خان کو امیر صاحب نے غزنی کا گورنر مقرر کر دیا ہی = پنجاب سے بہت سی عجائب چیزیں کلکتہ کی نمائشگاہ میں روانہ ہونگی = انبالہ میں ایک نیا اسکول یورپین اطفال کے لئے جاری ہوا ہی = روس نے بخارا تک تار برقی قایم کر دینے کا حکم دیا ہی = شملہ کے شریف لوگوں نے خواہش ظاہر کی ہی کہ بیان شملہ کی آبادی سے باہر رہا کریں = دارجیلنگ اور تبت کے درمیان کا راستہ لوٹیروں نے بند کر دیا ہی = عرب کے بدو ہندوستان کے حاجیوں کو برابر لوٹ رہے ہیں = افواہ ہی کہ سلطان روم عنقریب تخت سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے ہیں = برھما کے ۲۵ ڈاکو گرفتار کئے گئے ہیں

نور افشاں

مشنری کام کی ترقی

پہلے پروٹسٹنٹ مشنری پادری زی گینبالگ اور پلوٹ صاحب نے ڈنمارک کے ملک سے آکر ۱۷۰۶ سال میں مشنری کام ٹرنکوبار شہر میں جو مدراس احاطہ میں واقع ہے شروع کیا بعد ازاں دیگر صاحبان اس ملک میں آکر اس کام کے انجام دینے پر مستعد ہوئے سو برس تک کے قریب پادری صاحب غیر انگریزی حکومتوں میں اپنا کام کرتے رہے سنہ ۱۸۱۳ء میں پہلے اُن کو انگریزی حکومت میں وعظ و تعلیم کی اجازت ملی نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے یورپین اور امریکن سوسائیٹیوں نے اس ملک میں مشن کا کام جاری کر لیا اب اسکی تواریخ ایک جداگانہ علم بن گیا ہے جس کی واقفیت بغیر اُس کے مطالعہ کے نہیں ہو سکتی لہذا میں اس مقام پر اس تواریخ کی نسبت چند باتوں کا تذکرہ کرتا ہوں تاکہ ناظرین اخبار کو اس کام کی نسبت کچھ اطلاع ہو جاوے۔ مشنری کام کے اثر اور نتیجہ کا بیان کرنا نہایت مشکل ہے یہ کام روحانی اور اخلاقی ہے اور سوائے مشنری صاحبوں کے اَور اَور کام بھی اس ملک میں جاری ہیں جنکی علت غائی اس ملک کے لوگوں کی روحانی اور اخلاقی تہذیب ہے پس اس صورت میں تمیز کرنا کہ مشنری صاحبوں کی سعی اور کوشش نے کسقدر اثر کیا مشکل ہے لیکن سوائے اخلاقی تہذیب کے مشنری کام کا ایک خاص مطلب ہے وہ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو مسیحی دین کی طرف مائل کریں اس کام کی کامیابی البتہ ہم دریافت کر سکتے ہیں مشنری صاحبوں کیطرف سے ایک کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے جس میں ہر ایک مشن کے عالم فاضل اشخاص شریک ہیں اس کمیٹی کا یہ کام ہے کہ ہر دسویں سال عیسائی کلیسیا کی مردم شماری کریں اور اُس کا نتیجہ چھپوا دیا کریں پہلی مردم شماری اس کمیٹی کی طرف سے سنہ ۱۸۷۱ء میں ہوئی دوسری سنہ ۱۸۸۱ء میں تیسری سنہ ۱۸۹۱ء میں چوتھی سنہ ۱۹۰۱ء میں اس سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا نقشہ چھپ کر آ گیا ہے اُسکو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مشنری کام کے تین حصوں میں پچھلے دس برس کے اندر بہت ترقی ہوئی ہے پہلا میڈیکل مشن یعنی جسمانی علاج دوسرا زنانہ مشن یعنی عورتوں کی تعلیم و نصیحت میں تیسرا سنڈے اسکول یعنی اتوار کے دن کا مدرسہ مسیحی جماعت نے ہندوستان برما اور سیلون میں تعداد شرکا میں ترقی کی ہے یہ ترقی مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہے:

سنہ ۱۸۷۱ء میں	۱۰۲۹۵۱	شرکا
سنہ ۱۸۸۱ء میں	۲۱۳۳۷۰	شرکا
سنہ ۱۸۹۱ء میں	۳۱۸۳۶۳	شرکا
سنہ ۱۹۰۱ء میں	۵۲۸۵۹۰	شرکا

صرف ملک ہندوستان کی کلیسیا کی تعداد یوں ہے:

سنہ ۱۸۷۱ء میں	۹۱۰۹۲	شرکا
سنہ ۱۸۸۱ء میں	۱۳۸۷۳۱	شرکا
سنہ ۱۸۹۱ء میں	۲۲۳۲۵۸	شرکا
سنہ ۱۹۰۱ء میں	۳۱۷۳۶۲	شرکا

اس نقشہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ تیس برس کے اندر پروٹسٹنٹ ہندوستانی دیسی عیسائیوں کی شمار ساڑھے چار گنی بڑھ گئی ہے پہلے دس سال کی ترقی فیصدی ترپن ۵۳ آدمی ہے دوسرے دس سال کی ترقی فیصدی ۶۱ آدمی ہے۔ تیسری دس سال کی ترقی فیصدی ۸۶ آدمی ہے یہ ترقی تسلی اور شکر گزاری کا مقام ہے لیکن اس سے آئندہ کی بابت قیاس کرنا نامناسب ہے پہلے اسلیئے کہ مشنری کام میں کوئی روک بھی پیدا ہو سکتی ہے دوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یکایک بہت سے نکل پڑیں ہو جاویں بہت سے لوگ مسیحی مذہب میں شامل ہو جاویں کیونکہ اب مشن کی طرف سے بہت سے طیاری کے کام وعظ و تعلیم کے طور پر جاری ہیں۔ مذہبی سرگرمی کی ترقی عشاء ربانی کے شرکا کی تعداد سے معلوم ہو سکتی ہے وہ تعداد یوں ہے ہندوستان برما اور سیلون میں سنہ ۱۸۷۱ء میں ۱۴۰۰۶ سنہ ۱۸۸۱ء میں ۷۴۲۵۴ سنہ ۱۸۹۱ء میں ۹۴۸۰۸ سنہ ۱۹۰۱ء میں ۱۴۵۰۹۱ اور فقط ہندوستان میں سنہ ۱۸۷۱ء میں ۶۶۱۴۳ سنہ ۱۸۸۱ء میں ۴۴۹۰۶ سنہ ۱۸۹۱ء میں ۵۲۰۱۶ سنہ ۱۹۰۱ء میں ۱۱۳۳۲۵ آدمی عشاء ربانی میں شریک پائے گئے اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ پہلے دس برس میں عشاء ربانی کے شرکا کی تعداد قریب دوگنی کے ہو گئی اور پچھلے دوگنی سے زیادہ یہ نہایت [illegible] کی جگہ ہے کیونکہ اس سے صاف معلوم دیتا ہے کہ روحانی زندگی خدا کے فضل سے دیسی کلیسیا میں ترقی پا رہی ہے۔

مردم شماری کے نقشجات سے یہ بھی معلوم دیتا ہے کہ سارے مشنوں کی ترقی یکساں نہیں ہوئی بعض میں زیادہ ترقی ہوئی اور بعض میں کم سب سے زیادہ ترقی مدراس کے مشنوں میں ہوئی ہے سنہ ۱۸۹۱ء میں اس ملک میں ۱۹۰۹۵۵ عیسائی تھے اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ان کی تعداد ۲۹۹۷۴۲ ہو گئی تھی اس کا سبب یہ ہے کہ مدراس میں انجیل کی منادی و تعلیم مدت دراز یعنی سو برس سے ہو رہی ہے بہت سے لوگ سنہ ۱۸۷۶ء اور سنہ ۱۸۹۷ء کی قحط سالی میں مسیحی جماعت میں شامل ہو گئے تھے پادری صاحبوں اور دیگر مسیحیوں کی سخاوت اور دردمندی کے سبب سے پنجاب میں بھی مشنری کام کی ترقی پچھلے دس برس میں بہت ہوئی ہے سنہ ۱۸۹۱ء میں کل ۱۸۱۰۷ دیسی عیسائی پنجاب میں تھے لیکن سنہ ۱۹۰۱ء میں اُن کی تعداد ۳۷۶۹۲ ہو گئی تھی پنجاب کا مشن ہندوستان کے سارے مشنوں سے نیا ہے سب سے پرانا مشن پنجاب کا ۷۰ سال سے کم کا ہے اور اکثر دیگر فقط بیس سال سے جاری ہیں سب سے زیادہ ترقی ان مشنوں میں دہلی سیالکوٹ اور امرتسر میں پائی جاتی ہے۔ دہلی اور سیالکوٹ کے عیسائی لوگ اکثر رذیل قوموں میں سے ہیں ملک بنگال اور بمبئی میں مسیحیوں کی تعداد پچھلے دس برس میں دگنی ہو گئی ہے مغربی شمالی اور اودھ میں اُن کا شمار دو دونا ہو گیا ہے نقشہ کے لاحظہ سے یہ بھی معلوم دیتا ہے کہ بڑا حصہ ہندوستانی عیسائیوں کا فرنگی عیسائیوں کے موافق نیچے درجہ میں ہے اِن میں دنیا کے بہت سے حکیم اور بہت مقدور والے اور بہت اشراف شامل نہیں ہیں کبھی کبھی اچھی قوم میں سے بھی عیسائی ہوتے ہیں لیکن اُن کا شمار بہت تھوڑا ہے عیسائیوں میں برہمن سید جیوت پا پٹھان بھی ملتے ہیں اچھے اچھے عہدہ دار بھی دیکھے جاتے ہیں مثلاً وکیل ڈاکٹر مجسٹریٹ یعنی تحصیلدار منصف اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پائے جاتے ہیں لیکن اُن کا شمار کل جماعت کی نسبت تھوڑا ہی زیادہ حصہ جماعت کا جیسا آگے بیان ہوا رذیل قوم میں سے ہے مثلاً ٹینی دہلی کے شمار لوگ دہلی کے چمار اور جولاہے اور چھوٹے ناگپور کے کولے اور سنتال لوگ اور جیسا کہ بنگال کے ۸۳ ہزار عیسائیوں میں سے قریب چالیس ہزار کے

کولی اور سنتال قوم میں سے اور چھ ہزار مچی ذات میں سے ہیں سبب اسکا یہہ ہو کہ اس قسم کے لوگ کتابی مذہب نہیں رکھتے تھے اور خوشی کے ساتھ پادری صاحبوں کی تعلیم سُنتے تھے اور قبول کرتے تھے ایسی حالت دیکھکر سب سے زیادہ کوشش انہیں لوگوں کے بیچ میں صرف کی تاکہ اُنکو ظلم رسیدہ حالت سے چھوڑا کر جسمانی اور روحانی رفاہ کو پہنچا ویں اس کام میں پادری صاحب کامیاب ہوئے ہیں یہہ بات نہ صرف مسیحیوں کی تعداد سے ثابت ہوتی ہو بلکہ اُن کی دنیاوی ترقی سے بھی پائی جاتی ہو*

مدراس احاطہ میں ایسا حال ہو گیا ہو کہ سارے یونیورسٹی کے امتحان میں عیسائی لڑکوں کی کامیابی فیصدی ہندو اور مسلمانوں سے بہت درجہ زیادہ ہو اُمید ہو کہ تھوڑے دنوں میں انجیل کی تاثیرات سے عیسائیوں کی دُنیاوی حالت اشراف قوموں کی عارضی فضیلت سے کہیں بڑھ جائیگی*

اِن نقشجات سے دیسی عیسائیوں کی سخاوت کی کیفیت بخوبی دریافت ہو سکتی ہو میں افسوس سے بیان کرتا ہوں کہ یہہ سخاوت جسقدر چاہئے نہیں ہو چار لاکھ سترہ ہزار دیسی عیسائیوں نے ایکسال میں ایک لاکھ بائیس ہزار روپیہ دینی کام کیواسطے دیا عجب نہیں کہ اس چار لاکھ سترہ ہزار عیسائیوں میں بہت سے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں بھی شامل ہوں سو میں چندہ کے حساب میں تعداد شرکاء عشاء ربانی کو لونگا یہہ تعداد ایک لاکھ تیرہ ہزار ہو جو کہ کلیسیا کے بالغ آدمیوں کا تقریباً شمار ہو اس تعداد کے ساتھ اگر روپیہ کو تقسیم کیا جاوے تو فی آدمی کی خیرات سال تمام میں ایک روپیہ دو آنہ پڑتا ہو بعضوں کا خیال ہو کہ یہہ رقم عیسائیوں کی اوسط ماہواری آمدنی کا پانچواں حصہ ہو شاید یہہ حساب صحیح نہ ہو کیونکہ بہت سے زمیندار عیسائی ہیں جو کلیسیا کی خیرات میں غلہ دیا کرتے ہیں شاید اس غلہ کا حساب اس چندہ میں نہیں لیا گیا بہرحال ہماری سمجھ میں یہہ خیرات نہایت قلیل ہو چاہئے کہ ہندوستانی عیسائی اس امر میں ترقی کریں اب اُن مشنری سوسائٹیوں کا ذکر کرونگا جنکے وسیلہ سے مشنری کام اس ملک میں ہوتا ہو*

نقشہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہو کہ عورتوں کے درمیان کام کرنے کی سوسائٹی کے سوا کم سے کم ۳۸ مشنری سوسائٹیاں اس ملک میں کام کر رہی ہیں اُنکا نقشہ بموجب فرقوں کے یوں ہو*

چرچ انگلنڈ	۴
پرسبیٹیرین	۱۲
بابٹسٹ	۸
کانگریگیشنل	۲
میتھوڈسٹ	۳
لوورن	۷
موری وی اِن اور فرنڈس	۳

اور بموجب قومیت کے یوں ہو

انگلنڈ	۹	جرمنی	۵
اسکاٹلنڈ	۴	ڈینمارک	۱
ایرلنڈ	۱	سوئڈن	۱
ویلس	۱	انڈیا	۲
یونائیٹڈ اسٹیٹس	۱۱		
کاناڈا	۲		
اسٹریلیا	۱		

سوائے اِن سوسائٹیوں کے بعض بعض جگہ مشن کا کام سرکاری چیپلینوں کے ماتحت جاری ہو اور کہیں کہیں لوگ اپنے خرچ کے طور پر مشن کا کام کرواتے ہیں اِن مشنوں کے کاروا ملک کی آبادی کی نسبت بہت نہیں ہیں پانسو چھیاسی پردیسی پادری صاحبان اور چار سو اکسٹھ دیسی پادری صاحبان کام کرتے ہیں اور یہہ تعداد پچیس کروڑ آدمیوں کے لئے نہایت تھوڑی ہو یعنی دو لاکھ پچاس ہزار آدمی پیچھے ایک منادی ہو ساری سوسائٹیوں میں چرچ مشنری سوسائٹیوں کا کام وسیع ہو پچھلے دس برس میں امریکہ سے بہت مشنری صاحب آئے ہوئے ہیں ۱۸۸۱ء میں ۱۵ امریکین مشنری تھے اب ۰۰ ہیں*

مشنری تعلیم میں ترقی پائی جاتی ہو خاصکر اِن باتوں میں کہ مشنری سوسائٹیں اب لڑکے لڑکیوں کے لئے بورڈنگ اسکول مقرر کر رہی ہیں اور غیر قوموں کے مدرسہ میں مسیحی اُستادوں کی تعداد بڑھا رہے ہیں اور یونیورسٹی کے امتحان میں مشن سکولوں کی کامیابی زیادہ ہو رہی ہو مثلاً ۱۸۷۲ء سے ۱۸۸۱ء تک مشن سکولوں سے ایک ہزار چھ سو اکیس لڑکوں نے انٹرنس پاس کیا تھا اور ۵۱۳ لڑکے فسٹ آرٹ کے امتحان ۱۵۴ لڑکے بی۔اے کے امتحان اور ۱۸ لڑکے ایم اے کے امتحان میں پاس ہوئے تھے لیکن پچھلے دس برس میں یعنی ۱۸۸۱ء سے لیکر ۱۸۹۰ تک ۲۴۴۷ لڑکے انٹرنس کے امتحان میں ۲۸۰ لڑکے فسٹ آرٹ کے امتحان میں ۳۴ لڑکے بی اے کے امتحان میں اور ۲۳ لڑکے ایم اے کے امتحان میں پاس ہوئے ہیں کُل ہندوستان کے مشن سکولوں کے طلباؤں کی تعداد ۱۸۹۰ء کے اخیر میں ۱۳۱۲۲۳ تھی اُسی سال میں مشنوں کے متعلق علم الٰہی کے مدرسے تھے جن میں ۱۲۲۵ لڑکے پڑھتے تھے*

۱۸۹۱ء میں سات عورتوں کی سوسائٹی اِس ملک میں کام کرتی تھی لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ ان سوسائٹیوں کے کام سے سارا کام عورتوں کے درمیان ظاہر نہیں ہوتا فقط پانچواں حصہ عورتوں کے کام کا یہہ سوسائٹیاں کرتی ہیں اور باقی کام عام سوسائٹیوں سے ہوتا ہو اِن سوسائٹیوں کا کام کسیقدر مندرجہ ذیل نقشہ سے معلوم ہو سکتا ہو*

پردیسی اور یوریشین کاروار ان سوسائٹیوں کے تعلق ۱۸۹۱ء میں ۱۱۵ تھے

دیسی عیسائی کاروار	ایضاً	۱۹۴۴
زنانہ طلبا	ایضاً	۹۲۳۸
پوری تعداد عورت اور لڑکی طلبا کی	ایضاً	۶۲۷۶۱

اِس نقشہ سے صاف ظاہر ہو کہ اب علم اور انجیل کی روشنی زنانہ اور عورتوں کے درمیان بخوبی پہنچ رہی ہو بعض بعض لڑکی اور عورتیں اسقدر ترقی کر گئی ہیں کہ انجیل کی صداقت کو بخوبی پہچان گئی مغربی شمالی میں سب سے زیادہ زنانہ طلبا ہیں اور مدراس میں سب سے زیادہ مدرسہ میں آکر پڑھنے والی لڑکیاں ہیں اِن نقشوں پر ملاحظہ کرنے سے صاف معلوم دیتا ہو کہ مشن کا کام اس ملک میں آہستہ آہستہ ترقی کر رہا ہو ۵ لاکھ کے قریب دیسی عیسائی مسیحی جماعت میں شامل ہیں لیکن کُل باشندوں کے مقابل جن کا

شاہد ہو کر وہ [illegible] خصوصاً ہو وہ بھی [illegible] صاحبوں کو سمت ہو ہونا چاہئے بلکہ باقی کاموں پر نگاہ کر کے زیادہ تر زور اور سرگرمی کے ساتھ مستعد ہونا چاہئے دیسی عیسائیوں کو بھی اس کام میں مدد دینی اور کوشش کرنی ضرور ہے یہہ بڑی شکر گذاری کی جگہ ہے کہ دیسی عیسائیوں کی طرف سے دو مشن سوسائیٹی ہندوستان میں جاری ہیں مناسب ہے کہ ایسی سوسائیٹیوں کی تعداد بڑھ جاوے اور سارے ہندوستانی عیسائی اپنی دینی پرورش کی نسبت نہ صرف آزاد ہو جاویں بلکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بھی انجیل سنانے میں کوشش کریں +

مراسلات

نمبر ۹

کتابِ اسلام و مسلمان

تصنیف جناب مولوی محمد حسین [illegible] سابق ناظم [illegible] اخبار [illegible]

ری ویو

تتمہ سوم

مرزا طالب مولانی صاحب بے اسباب کو ہم چون و چرا کے [illegible] ہیں کہ جس مسئلہ پر ہم نے چند سطریں آپ کی نظر کی ہیں آج ہماری مادری زبان میں اسپر بیسیوں رسالے ہیں۔ اور یہہ کہ قریباً ان سب کے الفاظ اور اصطلاحات ایسی ہیں کہ اہل اسلام متکلموں کی کم سمجھ میں آتے ہیں۔ مگر آپ جو ایک صاحب فکر آدمی ہیں اور ماشاء اللہ [illegible] رسا رکھتے ہیں آپ کو اسبات سے غافل نہ رہنا چاہئے کہ ہمارے نزدیک بس مسئلہ کا [illegible]

انجیل کی تعلیمات پر ہے کہ ہمارے مصنفوں اور متکلموں کی تحریرات و بیانات پر۔ بس انجیل اقدس میں یہہ تعلیم اس درجہ تک ضروری اور لازمی ہے کہ اگر آپ کے مت کے بموجب اسکو اس میں سے نکال ڈالیں تو پھر اسمیں باقی کچھ نہیں رہتا +

آپ کے اعلیٰ درجہ کے جد امجد نے باوجود اس اقرار کے کہ میں انجیل کی تصدیق کرنے آیا ہوں اس مسئلہ سے انکار کیا کیوں انکار کیا۔ یقیناً انکی سمجھ میں نہیں آیا انہوں نے بے جانے بوجھے انکار کر دیا۔ اگر وہ اس باریک بھید کو سمجھتے تو کوئی انکار کرنے کی وجہ نہ تھی۔ آپ بھی اگر و [illegible] سمجھے ہوتے۔ سکر [illegible] تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ البتہ صرف یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بھی بہ ادب کہ آپ جناب باری تعالیٰ عز اسمہٗ کی حقیقی ذات اور اسکی صفات سے گویا منکر ہیں اور یہہ کہ اس انکار سے انکی کوئی معقول **حجت** بھی نہیں +

میرے شفیق مولانی صاحب! آپ نے میرے **پہلے نمبر** رتی ویو کے ضمن میں ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ مسند [illegible] حکما اور فضلا کا پہلا سلسلہ جناب باری کی ذات اقدس کی نسبت

پہلا سلسلہ

(۱) فریڈ [illegible]
(۲) و [illegible] شنگٹن ارونگ
(۳) تو لیدیس
(۴) ڈاکٹر [illegible]
(۵) ماسیس
(۶) پیر فوریوس
(۷) ابو علی سینا
(۸) ابن مقفع
(۹) سرداد الحکمات
(۱۰) ابن ماجہ
(۱۱) بشپ جوزف بٹلر
(۱۲) تھیوڈور پارکر

دوسرا سلسلہ

(۱۳) فلاطون
(۱۴) [illegible] لارڈ [illegible]
(۱۵) ڈاکٹر مسی
(۱۶) ابو الفضل مبارک
(۱۷) خواجہ نصیر الدین طوسی
(۱۸) ارسطاطالیس
(۱۹) ابو نصر [illegible] فارابی
(۲۰) ڈاکٹر چارلس برے
(۲۱) سولون
(۲۲) ڈاکٹر جاج
(۲۳) سقراط
(۲۴) ڈاکٹر مسکلک
(۲۵) جان سٹوارٹ مل
(۲۶) جالینوس

تیسرا سلسلہ

(۲۷) کاشانی
(۲۸) [illegible] جیلانی
(۲۹) [illegible]
(۳۰) [illegible]
(۳۱) شیخ مبارک
(۳۲)
(الف) مینری
(ب) نصیر
(ج) رومی
(د) محی الدین

کیا دارے رکھتا ہو [illegible] ملاحظہ فرمایا ہوگا [illegible] کا دوسرا سلسلہ بھی خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا کس ڈھنگ اور روش سے قائل ہے اور **تیسرے نمبر** رس ریویو میں آپ نے ہمارے اصل الاصول یعنی تثلیث کی فلاسفی کہ ہمارے خاص بعض کی قید میں ہے یعنی الحقیقت عین انجیل کے [illegible] مطابق ہی دیکھا ہوگا۔ علاوہ اس کے آپ نے **پہلے ضمیمہ** رتی ویو میں اسلام ہی کے حکما اور فضلا کا سلسلہ جسکو ہم اب تیسرے سلسلہ کے عنوان سے لکھتے ہیں دیکھا ہوگا اور آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ خود افتخار اسلام ہی خدا کی ذات اور صفات کو کس نہج اور طرز سے سمجھتے ہیں +

ہمو محترم سیکی !!! **دوسرے ضمیمہ** رتی ریویو میں آپ نے ہمارے مذہب کے بعض فلاسفر غفران مآب جناب استادی و مولائی پادری [illegible] **انجیل** [illegible] دہلوی بالقابہ کی رائے دیکھی ہوگی جنہوں نے اپنے خاص نوعلوں [illegible] بیان میں کیسی پاک اور صاف روش سے مجمع حکماء یورپ [illegible] کے بیان پر جو اسلام کی اصطلاحات سے کم واقف ہیں [illegible]

تیسرے ضمیمہ [illegible] ریویو میں بھی خوب غور کی ہوگی جہاں ہم نے [illegible] اصول کو بہت ناپسند کرتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی صحیح ہے اور جو اس کے خلاف ہیں وہ احمق ہیں اور بیہودہ ہیں اور کافر ہیں۔ یہہ لکھکر جتلایا ہو کہ ہم نے خود اس عقیدہ کو کیوں قبول کیا ہے نیا حکیموں اور فلاسفروں وغیرہ وغیرہ کی شہادتوں کی بنیاد پر اپنی خاص دلیلوں اور ثبوتوں کی بنا پر اور پھر سے اپنی وجوہات پیش کی ہیں +

پھر ہمارے مہربان برادر مولوی سید محمد حسین صاحب آپ نے **تتمہ اول** رتی ویو میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ ہم نے تثلیث اقدس کے عقیدہ کے تسلیم کی ضرورت کو ثابت

کیا ہے وہ یہہ کہ ہمیوڈ و نیادر ڈ امکین کی شتفادہ نتیجہ کے مطابق بنے ہوئے مقدمہ سے صاف نتیجہ نکلا ہو تہ اور قریب سے نتیجہ کی خاطر مقدمہ نہیں بنایا ۔ کیونکہ ہم کو مطلق ضرورت نتھی اسکا وش میں اپنے دل اور دماغ اور روح کو ڈالیں ۔ اور پھر

تتمۂ دوم

رسی ویو میں ہم نے یہہ بحث کر کے **حقیقی خدا کی شناخت** ثابت کیا ہے کہ جس خدا کی پاک ذات میں علم اور ارادہ ہو اور وحدت محض نہ ہو وہی سچا خدا ہے جس کی ابد الآباد پرستش اور ستائش ہو آمین ✽

فی الجملہ ہمارے عالی نسبی والا حسبی سیدی مولوی محمد حسین صاحب غالب ہو تا فی اگر ابھی آپ پہلے سے عقیدہ تثلیث اقدس کو نہیں سمجھے تو آپ کا اللہ حافظ باز پرس کے دن آپ کیا عذر کرینگے ۔ ہاں جو عذر اس ماہیت کی نسبت ہمارے پہلے بزرگ اور آپ کے جد امجد (بانی اسلام) کرینگے وہی آپ کر دیجئے گا ۔ مگر ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوئے کیونکہ ہمارا کام صرف یہی تھا کہ امر متنازعہ یعنی تثلیث کے بارہ میں اپنا عقیدہ آپ کے روبرو پیش کر دیں ۔ اور یہہ بھی کہ اپنے اس عقیدہ کو علم بیان کے قواعد کے بموجب اپنی مادری زبان کے متداول لفظوں میں کئی طور پر بیان کر کے دکھلا دیں ۔ اور یہہ بھی ثابت کر کے دکھلا دیں کہ اس قسم کا عقیدہ کچھ ہمارا ہی نہیں بلکہ مختلف قوموں کے فلاسفروں اور حکیموں اور فاضلوں کے خدا کی ذات اور صفات کی نسبت اسی قسم کے خیالات ہیں ۔ اگر ہماری زندگی کچھ دن اور باقی ہے تو کبھی ہم اسی عقیدہ کو متکلمین کی طرح دلائل معقول سے بھی ثابت کر کے دکھا دینگے ۔ ابتک ہم نے جو کچھ لکھا ہے بلا دلائل معقول و منقول دونوں سے لکھا ہے ۔ عقیدہ کی صحت کی بابت کچھ کہا جائیگا کہ تثلیث سے حقیقی خدا کی **دیوں** بیان اور ثابت کر کے دکھا دیا گیا ہے ہم چاہتے ہیں اس مضمون کو اسی دعا پر ختم کرتا ہوں کہ مخاطب اور مخاطب دونوں پر خدا کا فضل شامل حال ہے **آمین** ✽

راقم **حکیم**

مولوی محبوب مسیح کی مشکلاتیں

چھٹویں مشکل

سلسلہ قدیم کرنیکے واسطے دیکھو اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲ ۔ اگست ۱۸۸۳ء

لوتھر وغیرہ نے کسی بیمار پر تیل ملنے کی رسم کا سوا خط یعقوب ۵: ۱۴ کیوں ناپسند و منسوخ کی ؟

سب باتوں کو پرکھو بہتر کو اختیار کرو ✽

مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے ✽ ۲ پطرس ۱ ۔ ۲۱ ✽ اگر یہہ سچ ہو ا جیسا یعقوب حواری نے اپنے خط کے ۵ باب کی ۱۴ آیت میں بیمار عیسائی کے بدن پر تیل مل کر اسکے لئے دعا مانگنے کا حکم بتاثیر روح القدس دیا تھا ۔ یا اپنی خواہش سے ✽ بصورت اول لوتھر عامی غیر الہامی نے یعقوب حواری کے حکم مذکور منصب سے موجود کیا تھا ۔ وہ دعا کیا خاص زمانہ مسیح میں اسکے دیگر حوارین بھی اسکے عامل تھے ۔ مارک ۶ ۔ ۱۳ ✽ اور جبکہ حواریان مسیح کا عمل مذکور کی قدرت کسی شخص بحالت فروتنی پانا ✽ اور مسیح کا ان کے اس عمل سے محض بے خبر رہنا ✽ اور باوجود اسکے علم اور ناپسندیدگی کے انکا انکو اس سے نہ روکنا باور نہیں ہو سکتا ✽ تو اس سے مسیح کے نزدیک اس عمل کا ناپسندیدہ ہونا ہرگز یقین نہیں ہو سکتا ۔ پھر لوتھر کو ایسے کل حواریان پسندیدہ مسیح کے منسوخ کرنیکا منصب کس نے دیا تھا ✽ ۲ لوتھر اور اسکے پیروان اس عمل مذکور کے ناپسند و موقوف کر دینے سے گنہگار ہوئے اور ہوتے ہیں ۔ یا نہیں ✽ بصورت اول ظاہر ہو ۔ بشق دوم ایسا عالی مرتبہ ہر ایک مسیحی محقق کا یقینی حکم حواریان کے عمل اعتقاد اس وغیرہ غیر الہامی کے ناپسند یا منسوخ کر دینے سے ہرگز برگزیدہ کار نہیں ہو سکتا ✽ ۳ اس سے یعقوب حواری کے حکم مذکور کا الہام سے نہ ہونا بخوبی ثابت ہوا ✽ اور بصورت دوم اسکا ثبوت کیا ہے ✽ ۴ اس سے علاوہ بطلان قول مذکور پطرس کے دیگر جمیع حواریان مسیح کی جملہ تحریرات کا الہام الہی سے ہونا بالیقین مشتبہ ہو گیا ✽

المستفسر محبوب مسیح از برندابن ضلع متھرا جولائی ۱۸۸۳ء

واضح ہو کہ یہہ وہ آیت ہے جہاں سے فرقہ رومن کا تھلک نے دو رسم نکالی ہے جسے ایکسٹریم انکشن (یعنی آخری مالش) کہتے ہیں ۔ مگر فرقہ پروٹسٹنٹ اسی آیت سے رومن کاتھلکوں کی یہہ رسم رد کرتے ہیں ✽

ڈاکٹر وڈ کی صاحب جو مشہور عارف ہو گذرے ہیں لکھتے ہیں کہ اس رسم کا عمل اسوقت کیا جاتا ہے جب بیمار قریب المرگ سمجھا جاتا ہے اور جب پادری زیتون کا تیل اسکے حواس خمسہ پر یہہ الفاظ کہتے ہوئے لگاتا ہے کہ اس پاک مالش اور اپنی نہایت لطیف رحمت سے خدا تیرا ایک گناہ جو تو نے دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے اور چھونے کے ذریعہ سے کیا بخشے (Rheims Testament .... [illegible])

وہ مالش جس کا یعقوب حکم دیتا ہے معجزانہ تھی ۔ رسولوں کے دنوں میں کسی بیمار شخص کو تیل ملنے سے غرض یہہ ہوتی تھی کہ وہ تندرست ہو جاوے ۔ پوپ والوں کی مالش سے بیماری موت کی مراد ہے کیونکہ جب ایمان کے ساتھ مالش کی جاتی تھی بیمار کو بچاتی تھی مگر دوسری جبتک تندرستی کی امید جاتی نہ رہے عمل میں نہیں آتی ہے (علم الہی ۔ لکچر ...) ✽

اب اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ پوپ والوں نے اس آیت کے غیر معنی کئے اور اسپر وہ رسم مقرر کی جو اس آیت میں مذکور ہو ۔ یعنی یعقوب حواری تیل ملنے سے جسمانی صحت پیش کرتا ہے کیونکہ جب معجزانہ قدرت کلیسیا میں موقوف ہوئی اور تیل ملنے کے ساتھ جسمانی تندرستی لازمی نہ رہی تو پوپ والوں نے اپنی عادت کے موافق اس سے روحانی تندرستی کی طرف دلالت اور وہ بھی آیندہ جہان میں اشارہ نکالا ۔ اسلئے لوتھر اور انکے پیروں نے کاتھلکوں کی اس فضول رسم کو منسوخ کیا اور گناہ نہ کیا ✽

یعقوب ۵: ۱۴ ۔ اور مرقس ۶: ۱۳ ۔ کا مقابلہ کر لیجئے معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں کے زمانہ میں تیل ملنے کے ساتھ تندرستی لازمی تھی وہ تیل ملنا آدمی کی قدرت کا ویسا ظاہری وسیلہ تھا جیسا وہ مٹی جو تھوک سے گوندھی اور آنکھ پر لگائی گئی اور بینائی حاصل ہوئی ۔ یا دامن کا چھوا جانا اور رسولوں کا سایہ بیماروں پر پڑنا وغیرہ ۔ اور چونکہ معجزانہ قدرت موقوف کی گئی یعنی ان ظاہری علامتوں میں سے اٹھائی گئی تو پھر بیماروں پر تیل ملنے ایسا ہے [illegible]

یا دامن چھوانے کی کیا حاجت رہی۔ یہ سراسر فضول ہے کہ جس بات کو خدا نے ایک وقت کے لئے مقرر کیا اُسے دوام دیویں۔ تیل ملنے کے ساتھ یہ جو کہا کہ تندرستی لازمی تھی اور صحت معجزانہ طور سے حاصل ہوتی تھی جو دیکھو مرقس ۶ باب ۱۳۔ اور بہتوں کو جو بیمار تھے اُنپر تیل ڈھال کے چنگا کیا۔ یعقوب ۵: ۱۴۔ اور وے خداوند کے نام سے اُس پر تیل ڈھال کے اُس کے لئے دعا مانگیں اور دعا جو ایمان کے ساتھ ہو اُس بیمار کو بچاویگی اور خداوند اُسکو اُٹھا کھڑا کریگا ۔

پھر معلوم ہو کہ اِس مقام میں گناہوں کی معافی کا ذکر بھی ہے جس سے کاتھلکوں نے اِس رسم کے رو سے گناہ معاف کرنا مقرر کیا ہے۔ مگر اِن حضرتوں نے حواری کے اصلی مقصد کو ضائع کیا اور اگرچہ جسمانی شفا دینے کی نسبت گناہ معاف کرنا حقیقت میں کہیں زیادہ مشکل ہے تاہم اُنہوں نے اِس مشکل بات کو اختیار کیا اور سہل کو جو ظاہر میں مشکل ہے ترک کرکے اُس بات کو جو ظاہر میں کہنا سہل ہے اور حقیقت میں انسان کے لئے ناممکن ہے اختیار کیا۔ اِسواسطے لوتھر اور اُسکے ساتھیوں اور پیروؤں نے اِس رسم کو رد کیا اور گناہ نہ کیا اور اُس تیل ملنے کی بھی ترغیب نہ دی جس کا حواری ذکر کرتا ہے کیونکہ اُس میں صحت معجزانہ طور سے حاصل ہوتی تھی اور وہ گناہ جو بیماری کا سبب ہوتے بخشے جاتے تھے یعنی یوں کہیں کہ معجزانہ طور سے صحت پانا اُس گناہ یا گناہوں کے بخشے جانے کی ظاہرہ علامت تھی جس کے سبب بیماری آئی۔ اُدھر بھی معلوم ہو کہ مسیح خداوند کے بعد چند صدیوں میں یعقوب کے حکم کی تعمیل تب ہی تک ہوتی رہی جبتک معجزانہ قدرت کلیسیا میں رہی یعنے جب تک تیل ملنے کے ساتھ صحت ہوتی رہی۔ اور بعدہ وہ کوئی معمولی رسم نہ مانی گئی تاوقتیکہ پوپ والوں نے رسم مذکورہ نکالی۔ پس آپ حواریوں کے قول پر شبہ نہ کریں۔ اُن کے اقوال صحیح ہیں اور الہامی ہیں اور انسانی تعبیریں غلط اور مشتبہ کہنی چاہئیں ۔

راقم۔ جی ایل ٹھاکر داس

بقیہ

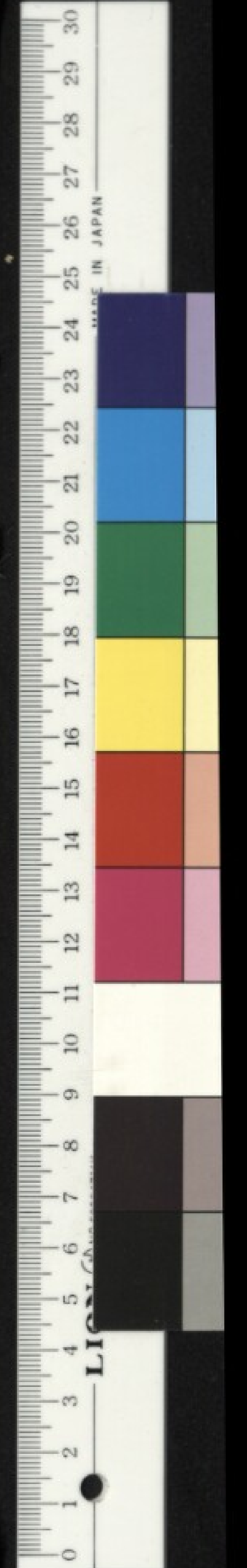
نظر اجمالی بر کتاب المسمی تبیین الکلام فی تفسیر التورات والانجیل علی ملت الاسلام مولفہ سید احمد خان صاحب بہادر

مرقومہ

المتفقر الی اللہ الصمد سید یوسف حامد مسیحی

الملقب بہ عاشر از حصہ اول

نمبر پنجم میں کہتے ہیں کہ پہلی شریعتوں میں بھتیجی کے ہمراہ نکاح کرنا درست تھا حضرت موسیٰ کی شریعت میں منسوخ ہوا حوالہ اِس مثال کا خروج ۶ باب ۲۰ آیت کا دیتے ہیں کہ جہاں اسکا ذکر تک نہیں ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ بات سید صاحب نے کیوں لکھی ہے اور اُن کا ارادہ کیا ہے آیا مثالوں کا نمبر بڑھایا ہے یا کہ دھوکہ دیا ہے اگر دونوں باتیں نہیں ہیں تو ناواقفی ہے حالانکہ یہ بات بعید القیاس ہے کیونکہ جو شخص کسی کتاب کی تفسیر و شرح لکھنی شروع کرتا ہے اُسے لازم ہے کہ پہلے اُسکے مضامین و مطالب سے واقف ہو سے اگر ناواقف ہوگا تو تفسیر اپنا سر لکھیگا اور اگر یہ بھی نہیں ہے تو کیا عیسائیوں کو بھی مانند محمدیوں کے اپنی کتاب مقدس سے ناواقف سمجھ لیا ہے کہ جیسے مسلمان قران سے ناواقف میں ویسے ہی مسیحی بھی ناواقف ہیں اور اِس خیال خام میں دھوکہ چل جائیگا اِس میں کچھ شک نہیں کہ سید صاحب کے سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے مثال نمبرہ میں محض مغالطہ دیا ہے کیونکہ یہ فقرہ کہ پہلی شریعتوں میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنا درست تھا اور حضرت وہ پہلی شریعتوں سے آپکی کیا مراد ہے وہ کونسی شریعتیں ہیں کہ جن میں اپنے لکھا دیکھا ہے اپنے نانا بزرگوار کے نام سے اُن شریعتوں کا نشان دیجئے ورنہ ہم آپکو اِس فقرہ کا مصداق کہینگے سے چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد آپکو یہ خیال نہیں تھا سب ان کے مانند آن دارے گزرسا نہ خطا آپ ایسی معلومات کے پہنچنے پر مقدس کتاب کی تفسیر لکھنے بیٹھے ہیں آپکو یہ معلوم نہیں تھا کہ اِس فقرہ کے لکھنے سے کوئی حریف کچھ اور نہ کہدیوے گا اور گریبان ندامت میں سر مبارک ڈالنا پڑیگا اور میری ایسی غلط تحویل سے مجھے ہی خفت حاصل ہوگی مقدسہ کی انجیل میں لفظ نسخ کے معنے اور اُس کے استعمال میں خامہ فرسائی و ذہن رسائی فرماتے ہیں تو لفظ نسخ کے لفظ کے ظاہری معنی یہ سمجھ میں آتے ہیں کہ جو حکم پہلے دیا گیا تھا یا جو کام پہلے کیا گیا تھا اُس میں کچھ نقصان معلوم ہوا یا اُس سے زیادہ اچھا حکم سمجھ میں آیا اِسلئے اُس پہلے حکم کو منسوخ کرکے دوسرا حکم جاری کیا مگر یہ معنے نسخ کے ہم مسلمانوں کے نزدیک ہرگز نہیں ہیں بلکہ اِس کو خدا کے تقدس کے خلاف سمجھتے ہیں اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے اُسکو کافر جانتے ہیں۔ اقول ہر ایک لفظ دلالت کرتا ہے معنی لفظی و اصطلاحی پر لغوی وہ ہیں کہ جو اہل لغت کی بول چال و محاورہ میں مستعمل ہوویں اصطلاحی وہ ہیں کہ جو کسی خاص جماعت اور فرقہ کی رائے کے موافق وضع کئے گئے ہوں واسطے اظہار کسی خاص مطلب کے سید صاحب نے لغوی معنی سے انحراف کرکے نسخ کے اصطلاحی معنوں کیطرف رجوع کیا ہے تو ہم مسلمانوں کے نزدیک نسخ کے معنی صرف گذر جانے میعاد کے ہیں خواہ وہ میعاد پہلے سے معلوم ہو خواہ نہ ہو مثلاً اگر حکم دیا جاوے کہ فلاں کام ایک برس تک کیا جاوے تو جب وہ میعاد گذر جاویگی تو کہینگے کہ وہ حکم منسوخ ہوگیا مگر درحقیقت وہ منسوخ نہیں ہوا بلکہ پورا ہوا صرف اتنی بات ہوئی کہ اُس کے بجا لانیکی میعاد باقی نہ رہی انتہا۔ اقول اصطلاح قائم کرنیکے لئے شخص واحد کا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اصطلاح وضع کرنے کے لئے ایک جماعت یا گروہ کا اتفاق شرط ہے یا شخص مصطلح بوجہ شہر فضیلت و کمال کے ایسا مستند ہو کہ جسکے قول کا اعتبار خاص و عام کے نزدیک مستند ہو اگر خاص نہیں تو عام کا اتفاق تو ضروری ہے پس سید صاحب کی بیہودہ خصی اصطلاح خاص و عام کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہے اگر یہ اصطلاح سید صاحب کی معتبر ہوگی تو فرقہ نیچریہ کے نزدیک قابل پذیرا ہوگی مسلمان تو اُنکی کسی بات کا اعتراف نہیں کرتے ہیں کیونکہ یہ اصطلاح مسلمانوں کے نزدیک معتبر نہیں ہے اِسلئے کہ قران کے خلاف ہے قران میں ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر او مثلہا مطلب یہ ہے کہ ہم جو منسوخ کرتے ہیں احکام کو یا بھلا دیتے ہیں اُنکو





اور بہتر اُس سے دیتے ہیں یا مثل اُسکی اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب قول صاحب قرآن دعویٰ کرتا ہے کہ احکام نسخ ہو جانا یا منسی ہو جانا ہمارے اختیار پر موقوف ہے کیونکہ بالعوض اُس کے اُسکی مانند یا اُس سے اچھی بخشتے ہیں پس معلوم ہوا کہ احکام منسوخہ و مجوزہ کے لیے میعاد معینہ کی قید نہیں ہے شارع کی خوشی و رضامندی مقدم ہے اُسے اختیار ہے چاہے منسوخ کرے اور چاہے بحال رہنے دے پس جبکہ میعاد معینہ کا ذکر نہیں ہے اور وجہ نسخ صرف خوشی و اختیار پر قرار پائی تو چاہیے کہ نسخ کے لفظی و لغوی معنی لیے جاویں کہ جن کی تعریف کے ذیل میں سید صاحب فرماتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کی اُن کا معتقد کافر ہے اگر سید صاحب یہہ فرماویں کہ آیات قرآنی کا مفہوم اصطلاحی معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے تو یہہ وجہ قرآنی قرینہ سے ظاہر نہیں ہوتی ہے اور نہ سید صاحب کے یہہ اصطلاحی معنی کی کوئی سند ہے صرف سید صاحب اپنے مفاد کے لیے ایک نئی اصطلاح ایجاد کر کے اعتراض سے گریز کرتے ہیں اعتراض یہہ ہے کہ لفظ من آیت قرآنی میں واسطے استثنا کے ہے اور مستثنیٰ منہ آیات ہیں پس وجہ استثنا کی نسخ آیات پر دلالت کرتی ہے اور لفظ خیر اپنے مقابل و ضد کو چاہتا ہے اور وہ ضد لاخیر کا ہے پس خیر و لاخیر نقیضین ہیں اسلیے نسخ کی ضرورت ہوئی کیونکہ حالت تساوی میں نسخ کی عدم ضرورت ہے اور بحالت عدم ضرورت میں فعل نسخ عبث ثابت ہوتا ہے پس باوجود عدم ضرورت نسخ کے قرآن نسخ پر گواہی دیتا ہے اور یہہ کل قباحتیں تسلیم مسئلہ نسخ سے واضح ہوتی ہیں سید صاحب اِس الزام سے بچنے کے لیے نسخ کے معنے اپنی رائے کے موافق کہتے ہیں الی قولہ ہم مسلمانوں کے نزدیک نسخ کے معنی صرف گذر جانے میعاد کے ہیں خواہ وہ میعاد پہلے سے معلوم ہو خواہ نہ ہو اور لاکہ یہہ مسلمانوں کے نزدیک معتبر نہیں ہیں اگر ہیں تو نظیر پیش کریں تاکہ اب اِس اختراع مخترعہ کے الزام سے بچیں دوئم یہہ معنی مسلمانوں کی معتبر کتابوں میں کہیں نہیں لکھے ہیں یا سید صاحب دوسروں کا ثواب اپنی گردن پر لیتے ہیں مسلمان فقط منسوخ کی دو قسموں سے زیادہ کا اقرار نہیں کرتے ہیں کیونکہ احکام منسوخہ اور مسائل متروکہ نسبت قرآن اُنکی رائے یہہ ہے کہ بعض حکم منسوخ ہیں از روئے عمل کے اور بعض منسوخ التلاوت ہیں مگر عمل اُن کا بحال ہے اُس میں میعاد اور مدت معینہ کا ذکر نہیں ہے سوئم احکام میعادی کے جواز و انفاذ کی کوئی انتہا نہیں ہے بلکہ وے زمانہ غیر متناہی پر دلالت کرتے ہیں پس ایسے احکام کے جواز و نفاذ اور نیز تبدیل و تنسیخ کے لیے وجود شخص ناسخ ظاہر زمانہ میں پایا جاوے حالانکہ یہہ امر مخالف عقاید اسلام ہے جبکہ شریعت مستقل مستقر نہوگی تو اُسکی میعاد جب انقضا ہو جاویگی تو نسخ لازم آویگا اور اُسکا زمانہ اجرا بھی مختفی نہوگا تو ہر زمانہ میں وجود نبوت کی ضرورت رہیگی چہارم جبکہ حسب قول سید صاحب نسخ کے معنی میعاد کے گذرنے کے ہیں خواہ وہ میعاد پہلے سے معلوم ہو خواہ نہ ہو پس احکام قرآنی اور شریعت محمدی کے ابدی ہونیکی کیا دلیل ہے اسکے لیے بھی کوئی میعاد ضرور ہوگی اور یہہ تو سید صاحب فرماتے ہیں کہ میعاد کی آگاہی کی ضرورت نہیں ہے +

اخبارات تار برقی

رنگون - ۱۲ ستمبر رنگون گزٹ میں شایع ہوا ہے کہ ۴ لاکھ پونڈ کا قرضہ بنک بنگال نے ۴½ فیصدی پر خرید کیا ہے جس کا نصف ۵ سال کے بعد اور دوسرا نصف دس سال کے بعد واجب الادا ہے +

بمبئی ۱۲ ستمبر انڈین بجٹ کی بحث کے ختم ہونے پر لارڈ ہارٹنگٹن صاحب نے مطلع کیا کہ "وہ البرٹ بل" کی بعض تشریحات پر پھر غور کرینگے جسکے یہہ معنی مفہوم ہوتے ہیں کہ مفصلات میں یوروپین لوگوں کے مقدمات کی تحقیقات کرنے کے اختیارات ایسے دیسی مجسٹریٹ پر محدود کئے جاوینگے جو متعہد سول سروس کے ممبر ہیں اور جنہوں نے انگلستان میں تعلیم پائی ہے - سر چارلس ڈلک صاحب نے بیان کیا کہ جزیرہ سائپرس کا روم کو واپس کرنا ناممکن ہے مگر ریڈیکل ممبروں کا امدادی روپیہ منظور کرنے پر تفرقہ ہوا +

انگریزی اخبارات میں شایع ہوا ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے انڈیا آفس کی تحریک پر ہندوستان کا جانا ملتوی کر دیا ہے - افواہ ہے یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بطور انعام کے اُن کا قرضہ ادا کیا جاویگا +

قاہرہ ۱۲ ستمبر - ایولن بیرنگ صاحب نے آج اپنے عہدہ کا چارج لے لیا +

خبر آئی ہے کہ مہدی کا مذہبی اعتبار زایل ہو گیا ہے +

بمبئی ۱۲ ستمبر چند روز گزرے ہیں کہ ایک لوکل جماعت نے ڈیوک آف کناٹ کی ضیافتوں کا خرچ ۸۰ ہزار روپیہ منظور کیا تھا - چونکہ ٹون کونسل کو اب معلوم ہوا ہے کہ لگایا صرف ۶۰ ہزار روپیہ ہے اسلیے روشنی وخیر مقدم کے ایڈریس اور صندوقچہ کا خرچ جس میں ایڈریس بند ہوگا ۵ ہزار روپیہ تک محدود کیا گیا ہے - بعض نامی دیسی متوطن کارپوریشن کی اِس منظوری کے مخل ہیں +

بمبئی ۱۴ ستمبر - ابھی معلوم ہوا ہے کہ بنک بمبئی کا ایک اسسٹنٹ ہیڈ صراف کچھ عرصہ سے بنک کا روپیہ باقاعدہ غبن کر رہا تھا جو اُس کی بھاری دلاوری تھی - یہہ شخص ۵ سال سے بنک میں نوکر تھا اور روپیہ کی داد و ستد اُس کے ذمہ تھی - اسلیے ۱۰ سے ۱۳ ہزار روپیہ تک اُسکو ملتا تھا جس کا وہ شام کیوقت ڈپٹی صراف کو حساب دیا کرتا تھا - ۸ تاریخ کو اُسنے حساب پیش کیا جس میں یہہ دکھلایا کہ بنک کے ۸ ہزار ۲ سو ۱۲ روپیہ کے چیک اُس کے پاس موجود تھے - اسپر ڈپٹی صراف نے چیک دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور اُس نے صرف ۱۴ سو کے چیک پیش کیے اور زیادہ اصرار کرنے پر ۱۵ ہزار ۵ سو روپیہ کی علاوہ چوری کا اقرار کیا جس سے ثابت ہوا کہ کچھ عرصہ سے بنک کا روپیہ خورد برد کر رہا تھا اور ہر روز چیکوں کی فرضی تعداد بڑھاتا گیا - ڈپٹی صراف نے روپیہ کی ادائگی کا مطالبہ کیا اور ملزم نے پرامیسری نوٹ لکھدیا اور اُس نے اپنی جورو کے تمام زیورات فروخت کر دیئے اسلیے بذریعہ وارنٹ گرفتار کر کے آج مجسٹریٹ کے روبرو لایا گیا ضمانت کے انکار کرنے سے واپس کیا گیا - غبن کے روپیہ کی پوری پوری تعداد معلوم

نہیں ہوئی مگر ۱۵ ہزار پانسو روپیہ ایک روز کے معاملہ کی کمی ہو +

وائنا - ۱۴ ستمبر کروشیا میں اضطرابی کے آثار نمودار ہو رہے ہیں آج فوج کے سپاہیوں نے مقام جو کوبور کے دہقانوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کی جس سے ۱۵ آدمی مقتول اور کئی ایک مجروح ہوئے +

پیرس ۲۰ ستمبر - بیان یہ ہو کہ ساتھ جگہ کی نسبت عام رائے مخالف ہو کیبینٹ میں اس بارہ میں تفرقہ پیدا ہونیکی افواہ ہو +

شملہ ۱۹ ستمبر حضور ویسرائے ہند ۱۷ ماہ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہونگے اور راہ میں دن کی رات کو جمبو میں قیام فرمائینگے ۱۸ تاریخ کو انبالہ سے سپیشل ٹرین میں سوار ہوکر ویزیرآباد کو تشریف لیجا پہنچینگے جس جگہ وہ ۱۸ کی صبح کو پہنچ جائینگے اور اُسی جگہ سے براہ سیالکوٹ جموں کو روانہ ہونگے اور ۱۹ کو وہاں پہنچ جائینگے +

لنڈن ۱۹ ستمبر مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ناروے کا سفر اختیار کیا ہو اور اُنہوں نے کوپن ہیگن کی بھی سیر کی ہو جہاں شہنشاہ روس کے ساتھ بہت سی ضیافتوں میں اُنہوں نے ملاقات کی ہو ممالک غیر کے اخبارات اس ملاقات پر مختلف طور سے رائے زنی کر رہے ہیں لیکن انگریزی اخبارات اس ملاقات کو کچھ بڑی بات نہیں خیال کرتے +

پیرس ۱۱ ستمبر ٹانکن سے معلوم ہوا ہو کہ اسجگہ سول اور ملٹری افسروں کے درمیان بہت اختلاف ہو اور اسجگہ اخبارات کی یہ رائے ہو کہ وہاں صرف ایک افسر فوج کا ہونا چاہئیے اور امدادی فوج تعدادی ایک ہزار آدمی کی آج روانہ ہو گئی ہو +

پیرس ۲۲ ستمبر ایم بربی صاحب مصر میں فرانس کی طرف سے کانسل جنرل مقرر ہوئے ہیں +

پیرس ۲۳ ستمبر اس افواہ کے باعث کہ چین کا رخ نا دوستانہ قسم کا ہو فرانس کے اخبارات نے دشمنی کی طرز اختیار کر لی ہو اور اس امر کی ترغیب دیتے ہیں کہ صوبہ ٹانکن کو متواتر امدادی فوج روانہ کرنی چاہئیے

میڈرڈ ۲۳ ستمبر - یہ امر مشہور تھا کہ شاہ الفانزو کو سیاست برمنی سے یہ منشا ہو کہ برمنی اور سپین میں اتحاد کی کوشش ہو اسکی تردید کیگئی ہو +

لنڈن ۲۳ ستمبر - ملک ایرلنڈ کے صوبہ مینو وغیرہ دیگر کے کئی اضلاع کی نسبت جہاں کسی قسم کا فتور برپا ہو رہا ہو منادی کیگئی اور زائد پولیس اُن اضلاع میں درکار ہو +

اخبار ڈیلی نیوز نے ایک تار خبر آمدہ کیپ ٹون سے مشتہر کی ہو کہ انگریز حکام نے سٹیوایو کو ملک کے حوالہ کرنے کا پیغام بھیجا ہو +

شملہ ۲۲ ستمبر - جمعہ کی شام کو یہاں ایک ناگہاں موت وقوع میں آئی ہو کرنل ڈبلیو مسگرو متعلقہ بنگال کیولری نمبرہ ہواخوری سے واپس آتے ہوئے مر گئے سمجھتے ہیں کہ انکو دل کی بیماری تھی - اِن کے جنازہ کے ہمراہ کمانڈرانچیف و دیگر جنگی حکام تھے +

کل لارڈ ولیم برسفورڈ صاحب گھوڑے سے گر پڑے - اول تو زخم شدید کا خیال تھا مگر معلوم ہوا کہ کچھ فکر نہیں بیہوش ہوا ہو +

لنڈن ۲۴ ستمبر - مسٹر ون سنٹ صاحب پریسیڈنٹ کونسل فارن باند ہولڈرس نے گورنمنٹ مصر کا فنانشل منشیر کا عہدہ منظور کر لیا ہو - مصر کی قانونی کونسل کا انتخاب کل سے شروع ہو گیا ہو +

لودیانہ

آج سے بنگرانی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امتحان تحصیلداری و نائب تحصیلداری و منصفی شروع ہوگیا ہو - اور امسال امتحانات مذکورہ میں ۹۰ امیدوار ہمارے شہر لودیانہ کے شامل ہوئے ہیں +

ہمنے معتبر خبر سُنی ہو کہ چیف کورٹ پنجاب کی طرف سے کمیشن وغیرہ کی نسبت کیفیت طلب کیگئی ہو - ہم یہ سُنکر بہت خوش ہوئے ہیں کیونکہ جیسا کہ ناظرین اخبار کو یاد ہوگا ہم وقتاً فوقتاً تقرر کمیشن اور اُس کے بد نتائج پر لکھتے رہے ہیں - ہمکو پختہ یقین ہو کہ ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر جو اس بارہ میں ایک عمدہ روبکار جاری کر چکے تھے اس امر کے انسداد میں اور بھی زیادہ معقول تجاویز عمل میں لاوینگے +

ہمنے جو ہفتہ گذشتہ میں لکھا تھا کہ خانگیوں اور کسبیوں کا کال انسداد ہو اور انجمن رفاہ عام بھی اسطرف توجہ فرماوے سو ۲۰ ستمبر کے جلسہ انجمن رفاہ عام میں ہمارا اخبار جناب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے ممبران انجمن کے روبرو پیش کیا اور تمام ممبران نے متفق ہوکر جاری کی تجویز کی تائید کی اور کوتوالی کی ایک عرضداشت بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں بھیجی جاوے اور عرض کیجاوے کہ حضور اسکا انسداد قانونی طور سے فرماویں - ہماری دانست میں اس امر کے انسداد کے لئے چار یا پانچ معزز صاحبان جنمیں اکثر صاحبان میونسپل کمیٹی شامل ہوں منتخب ہونے چاہئیں اور اُنکے یہ کام سپرد ہو کہ ان کسبیوں کی جو گلی کوچوں میں آباد ہیں ایک مفصل فہرست مع کیفیت تیار کریں اور یہ نقشہ میونسپل کمیٹی کے کسی جلسہ میں پیش ہو اور پھر بموجب باقی آرا انکا انسداد کیا جاوے +

ہمسے ایک ذی اختیار حاکم نے صفائی شہر کی شکایات میں یوں کہا ہو کہ میں دیکھتا ہوں کہ اب صفائی کیحالت نہایت خراب ہو کیونکہ ایک روز ملاحظہ کیلئے گیا تھا تو تین روز میری طبیعت متلاتی رہی اگر ایک روز کھانا بھی نہ کھایا گلی کوچوں کیحالت نہایت ہی ابتر ہو +

یہ حالت کیوں ہو کیونکہ اول تو صفائی ٹھیک طور سے نہیں ہوتی اور پھر گندگی کی [illegible] سو اس قسم کا طریقہ ہو کہ تمام شہر میں جس کوچہ کو ہو کر گذر جاوے اسکے پیچھے پیچھے گندگی ریزی ہوتی چلی جاتی ہو - ہمکو معلوم نہیں کہ یہ کس بیماری کی تخم ریزی کے لئے شہر میں بکھیرا جاتا ہو سخت تعجب ہو کہ شہر کی صفائی اور پھر اس قسم کی ایسی خراب ہو +

اشتہار

مجموعہ مسیح کی بیلی شکل مندرجہ نور افشاں مطبوعہ جولائی سنحال کا جواب الجواب چھپکر تیار ہو جن صاحبوں کو اُس کے دیکھنے کا شوق ہو بندہ کو بذریعہ کارڈ درخواست عاقل سرفراز فرماویں کہ فوراً وہ اُن کی خدمت شریف میں بلا مطالبہ قیمت وغیرہ ارسال ہوگا

المشتہر

نیاز مند محبوب مسیح سپرنٹنڈنٹ جنگی برندابن ضلع متھرا

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں گھبریلا - کھٹیاں جیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض - لال بیگ مچھلی گو غرضکہ سب دفع ہو جاتے ہیں - قیمت ساڑھے سات پنس بی ایس بیٹن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہو +